AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جواہر البحار کے مصادر و مآخذ اور مصادر و مآخذ سے استفادہ میں علامہ نبہانی کا منہج

THE SOURCES AND REFERENCES OF JAWAHIR AL BIHAR AND ALLAMA NABHANI'S METHODOLOGICAL APPROACH TO THEIR UTILIZATION

Azka Khalood
PhD Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, University of Punjab
Lahore, Paksitan
ORCID: ID: 0009-0000-5858-7631
Email: azkakhalood5@gmail.com
Dr Samina Sadia
Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, University of Punjab
Lahore, Pakistan

ABSTRACT

Allama Nabhani (1848-1932), a renowned Islamic scholar and a great biographer of the Prophet (PBUH), adopts a distinctive approach in the compilation of his book on seerah entitled "Jawahir-ul-Bihar". This book has got a significant place in seerah literature. In this book Allama Nabhani discusses almost all the aspects of the life of Prophet Muhammad (PBUH), like his attributes, miracles, incidents, battles etc. One of Allama Nabhani's modes of seerah writing is that he, prominently, drives and highlights the Prophet's (PBUH) qualities and characteristics from the events of seerah. His work shows that he is among them those whose piety, devotion to and love for the Prophet (PBUH) impel them to the role of uncritical recorders of all reports, handed down to us by early chroniclers.

This article provides a brief introduction of the books Allama Nabhani relied upon for compiling Jawahir-ul-Bihar. Additionally, it offers an overview of Nabhani's referencing style when using these sources.

Keywords: Seerah, Reference books, Gems (jawahirat), Writers (moalfeen), overview.

حضور سیدِ عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی رحمت کی وہ گھٹا ہے، جو خشک و بنجر صحراؤں پر جب برسی ہے تو کلفت وضلالت کے گرد باد ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئے، آپ ﷺ کی بارانِ رحمت سے انسانیت کو تپِ کفر سے نجات مل گئی اور خیر و برکت کے سبزہ و گُل کی افزائش ہوئی۔ اس لئے یہ امرِ لازم ہے کہ سیدِ عالم ﷺ کا ذکرِ جمیل ایک محسن ہونے کی وجہ سے کبھی بھی فراموش نہ کیا جائے۔ ایسا ذکرِ جمیل جو ہر دور کی انسانیت کے لئے مشعلِ خیر ثابت ہو اور سیرتِ نبوی ﷺ کے عظیم پہلوؤں سے روشناس کرائے۔ زیرِ نظر

کتاب "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (ﷺ)" بھی سیرتِ نبویہ ﷺ پر ایک منفرد کتاب ہے۔ "جواہر البحار" اپنے دور کے کثیر التصانیف اور نامور محبِ رسول ﷺ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کی شہرہ آفاق تالیف گردانی جاتی ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی زبردست اہلِ قلم، صاحبِ تحریر و تقریر، مایاناز ادیب و شاعر اور ماحیٔ سنت تھے۔ موصوف کی جملہ تصانیف اس امر کا زندہ ثبوت ہیں کہ آپ مدحت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی سیرت کی کتاب "جواہر البحار" اکابرینِ امت اور اساطینِ اسلام کے فرموداتِ عالیہ اور بیاناتِ جلیلہ کا چار جلدوں میں فضائل و کمالاتِ نبوی ﷺ اور خصائل و محامدِ مصطفوی ﷺ کا ایک عظیم الشان شاہکار ہے۔ آپ نے کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں جمع شدہ تمام جواہر حسن وخوبی والے ہیں اور علم کی دنیا کے سب سے بڑے سمندر سے حاصل کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کا رنگ ایک جیسا ہے اور بعض کا موتیوں اور مرجان کے رنگوں کی مانند مختلف رنگ ہے۔ ان جواہرات کو علامہ نبہانی نے بغیر کسی ردوبدل کے شایانِ شان طریقہ سے اس کتاب میں سجا دیا ہے۔[1] علامہ نبہانی نے جواہر البحار کے ہر مصدر کے مؤلف کے کلام کو الگ الگ باب کی صورت میں ترتیب دیا ہے اور ہر مؤلف کے کلام کو جواہر کا نام دیا ہے۔ اس مضمون میں جواہر البحار کے مصادر و مآخذ کا مختصر اًتعارف اور ان مصادر و مآخذ سے استفادہ میں علامہ نبہانی کے منہج واسلوب کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

جواہر البحار فی فضائل نبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم کے مآخذ اور مصادر میں کتبِ سیرت، کتبِ تفسیر، کتبِ احادیث، کتبِ فقہ، کتبِ تصوف واخلاق، کتبِ فتاویٰ، کتبِ تاریخ وسفر نامے، کتبِ درود وسلام، کتبِ میلاد، کتبِ شاعری اور چند رسائل شامل ہیں۔

کتبِ سیرت:

علامہ نبہانی نے جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ کا آغاز قاضی عیاض (م554ھ) کی کتاب "الشفاء"[2] سے کیا ہے۔ کتاب الشفاء شمائل و خصائص النبیؐ کے بیان میں تاریخِ سیرت نگاری میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ علامہ نبہانی نے کتاب الشفاء کی "قسم الاول: فی تعظیم العلی الاعلی لقدر ہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولا و فعلا" سے خصائص و فضائلِ رسول اکٹھے کیے ہیں[3]۔ اس کے بعد دوسری سیرت حافظ ابو نعیم الاصبہانی (م430ھ) کی "دلائل النبوۃ"[4] ہے۔ اس کی آٹھ فصول سے سیرتِ نبوی پر جواہرات اکٹھے کیے گئے ہیں[5]۔ علامہ ماوردی (م450) کی "اعلام النبوۃ"[6] سے موضوعاتِ اخلاق وشمائلِ نبویہؐ اور آغازِ بعثت واستقرارِ نبوتؐ کو نقل کیا گیا ہے[7]۔ ابن سید الناس (م734ھ) کی "نور العیون فی تلخیص سیرۃ الامین المامون"[8] سے علامہ نبہانی نے آپؐ کے حالاتِ زندگی نقل کیے ہیں[9]۔ امام جلال الدین سیوطی (م911ھ) کی "الخصائص الکبری"[10] سے آپؐ کے معجزات ومناقب، اخلاق وفضائل اور احوالِ سیرت بڑی تفصیلاً نقل کیے گئے ہیں[11]۔ علامہ قسطلانی (م923ھ) کی "المواہب اللدنیۃ"[12] میں موضوعاتِ سیرت کو دس مقاصد میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علامہ نبہانی نے ان دس مقاصد کا اختصار جواہر البحار میں پیش کیا ہے[13]۔ ابن حبیب الحلبی (م779ھ) کی تصنیف "النجم الثاقب فی اشرف المناقب"[14] شمائل ومعجزاتِ نبویؐ کی اشعار وان کی تشریحات کے ذریعے بیان پر مبنی سجع بندی اور علم بدیع کا ایک اعلیٰ شاہکار ہے۔ علامہ نبہانی نے اس کتاب کے جواہرات کو حرف بحرف نقل فرمایا ہے[15]۔ اسی طرح آپؐ کے شمائل میں سے صرف آپؐ کے نعلین مبارک پر تفصیلاً تحریر کردہ کتاب "فتح المتعال فی مدح النعال"[16] کے بہت سے فوائد بھی جواہر البحار میں جمع کر دیے گئے ہیں[17]۔ آپؐ کی سیرت مبارکہ سے واقعۂ معراج پر علامہ نبہانی نے یوسف دمشقی (م942ھ) کی کتاب "الآیات العظیمۃ الباہرہ فی معراج سید اہل الدنیا"[18]، نورالدین الاجہوری (م1066ھ) کی "النور الوہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج"[19] اور عبدالکریم برزنجی (م1177ھ) کی "قصۃ الاسراء و المعراج"[20] سے جواہرات نقل کیے ہیں۔ اسماءِ رسولؐ کے موضوع پر ابو عبداللہ محمد بن قاسم الانصاری (م894ھ) کی "تذکرۃ المحبین فی شرح اسماء سید المرسلین"[21] اور آپؐ کے ارفعِ نسب کے موضوع پر شیخ عبداللہ البسنوی[22] (م1054ھ) کی "مطالع النور السنی المنبی عن طہارۃ النسب العربی"[23] سے جواہرات پیش کیے گئے ہیں۔ علامہ نبہانی نے چند شروحاتِ سیرت سے بھی جواہرات کو جواہر البحار میں نقل کیا ہے۔ ان شروحات میں ملا علی قاری (م1016ھ) کی "شرح الشفاء"[24]، علامہ خفاجی (م1069ھ) کی "نسیم الریاض شرح الشفاء"[25]، ابن حجر الہیتمی[26] (م973ھ) کی "شرح الشمائل المحمدیہ"[27] اور علامہ زرقانی (م1099ھ) کی "شرح مواہب اللدنیۃ"[28] شامل ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کتبِ تفسیر:

علامہ نبہانی نے جواہراتِ سیرت کے بیان میں تین کتبِ تفسیر کو خصوصاً باب کے طور پر پیش کیا ہے۔ان میں امام فخر الدین رازی (م604ھ) کی "تفسیر کبیر"[29]، شیخ اسماعیل حقی (م1127ھ) کی "روح البیان"[30] اور امام صاوی (م1241ھ) کی "حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین"[31] شامل ہیں۔

کتبِ احادیث:

خصائص و فضائلِ نبویؐ کے بیان میں علامہ نبہانی نے جواہر البحار کی تالیف میں چند کتبِ احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔ آپ نے حکیم ترمذی[3332]*(م360ھ) کی "نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم"[34] سے تین موضوعات پر جواہرات لیے ہیں۔ امام صدر الدین قونوی (م673ھ) کی "شرح اربعین"[35] سے انتہائی مختصر کلام شامل کیا ہے۔ امام عبدالوہاب بن علی الشعرانی (م973ھ) کی "کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ"[36] سے آٹھ اقسام پر منقسم خصائص النبویؐ کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ محمد عبدالرؤف المناوی (1031ھ) کی "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر"[37] سے بھی بہت سے فضائل النبیؐ بیان کیے ہیں۔ سیرت کے موضوعات میں سے درود و سلام علی رسول اللہؐ کے موضوع پر علامہ نبہانی نے دو اربعین ابوالحسن البکری (م952ھ) کی "عقد الجواہر البہیۃ فی الصلاۃ علی خیر البریۃ"[38] اور سید یوسف بن عبداللہ الحسینی (م958ھ) کی "الاربعون حدیثا فی فضل الصلاۃ علی النبی"[39] کو مکمل طور پر جواہر البحار میں شامل کیا ہے۔

کتبِ فقہ:

جواہر البحار کے مجموعہ مصادر و مراجع میں کتبِ فقہ میں سے ایک ہی نمایاں کتاب امام شرف الدین اسماعیل بن المقری (م837ھ) کی "روض الطالب ونہایۃ مطلب الراغب"[40] ہے۔علامہ نبہانی نے اس کتاب کی شرح اور حاشیہ سے بھی جواہرات کو نقل کیا ہے۔علامہ نے شرح زکریا الانصاری (م926ھ) کی "اسنی المطالب شرح روض الطالب" لی ہے اور حاشیہ شہاب الدین رملی (م957ھ) کا لیا ہے[41]۔

کتبِ فتاویٰ:

کتبِ فتاویٰ کے ضمن میں علامہ نبہانی نے جن کتب سے جواہرات نقل کیے ہیں ان میں عبدالوہاب بن علی الشعرانی (م973ھ) کی "درر الغواص علی فتاوی سیدی علی الخواص"[42]، ابن حجر الہیتمی (م973ھ) کی "الفتاویٰ الحدیثیہ"[43]، ابو العباس احمد بن حسن بن عبداللہ ابن قدامہ[44] (م772ھ) کی "تحقیق البرہان فی رسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی الجان"*[45]، ابن تیمیہ (م728ھ) کی "الصارم المسلول علی شاتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم"[46]، تقی الدین سبکی (م756ھ) کی "السیف المسلول علی من سب الرسول[47]"، علامہ محمد بن امین ابن عابدین (م1252ھ) کی "تنبیہ الولاۃ والحکام"[48] اور شہاب الدین رملی (م957ھ) کی "فتاویٰ رملی"[49] شامل ہیں۔

کتبِ تصوف واخلاق:

جواہر البحار کے مصادر و مراج میں بیس کے قریب کتب ایسی ہیں جو کتبِ تصوف و اخلاق کی فہرست میں آتی ہیں۔ ان کتب میں محی الدین ابن العربی (م638ھ) کی "فتوحات المکیہ"[50]، عبدالعزیز بن احمد الدیرینی (م694ھ) کی "طہارۃ القلوب"[51]، قطب الدین عبدالکریم الجیلی (م832ھ) کی "الانسان الکامل"[52] اور "الناموس الاعظم والقاموس الاقدام فی معرفت قدر النبی"[53]، عبدالوہاب بن علی الشعرانی (م973ھ) کی "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر"[54]، شیخ احمد سرہندی (م1034ھ) کی "مکتوبات امام ربانی"[55]، عبدالعزیز بن مسعود الدباغ (م1131ھ) کی "الابریز"[56]، عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی (م1143ھ) کی "شرح صلاۃ الکبری"[57]، "شرح جواہر النصوص فی حل کلمات الفصوص"[58]، "الرد المتین علی متنقص العارف محی الدین"[59] اور "الفتح الربانی والفیض الرحمانی"[60]، محمد بن محمد الحسینی زبیدی (م1205ھ) کی "اتحاف السادۃ المتقین احیاء علوم الدین"[61]، محمد بن محمد غزالی (م505ھ) کی "احیاء علوم الدین"[62]، احمد بن ادریس فاسی (م1253ھ) کی "العقد النفیس"[63]، ابو العباس التجانی فاسی (م1230ھ) کی "جواہر المعانی"[64]، عبدالقادر الجزائری الحسنی (م1300ھ) کی "المواقف"[65]، عبداللہ بن ابراہیم بن حسن میر غنی (م1207ھ) کی "الاسئلۃ النفیسۃ والجوابۃ القدسیۃ"[66]، علی دده بن مصطفی الموستاری (م1007ھ) کی "محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الاواخر"[67]، عبداللہ بن اسعد بن علی (م1424ھ) کی "نشر المحاسن الغالیۃ فی فضل مشائخ الصوفیہ اصحاب المقامات العالیہ"[68] اور "التنبیہات فی علو مرتبۃ الحقیقۃ المحمدیہ"[69] شامل ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کتبِ تاریخ وسفر نامے :

جواہر البحار کی تالیف میں علامہ نبہانی نے چند کتبِ تاریخ وسفر ناموں سے بھی جواہرات اکٹھے کیے ہیں۔ جن میں حجاز و مدینہ کی خصوصیات، احوالِ سفر مدینہ اور حاضرینِ روضۂ رسولؐ کا وہاں کی کرامات بیان کرنے جیسے موضوعات کا ذکر ہے۔ ان کتب میں احمد بن ابراہیم خلکان (م681ھ) کی "تاریخ ابن خلکان"[70]، شہاب الدین المقری (م1041ھ) کی "نفح الطیب"[71]، نابلسی (م1143ھ) کی "الحضرۃ الانسیۃ فی الرحلۃ القدسیۃ"[72]، نور الدین سمہودی (م911ھ) کی "الوفاء باخبار دار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم"[73] اور امام عبد الغنی نابلسی کی "رحلت الحجازیہ"[74] شامل ہیں۔

کتبِ درود وسلام :

کتبِ درود وسلام کی نوع میں علامہ الفاسی (م1109ھ) کی "شرح دلائل الخیرات"[75]، کمال الدین البکری (م1162ھ) کی "شرح صلوات عبد السلام بن مشیش"[76]، سلیمان بن عمر الجمل (م1204ھ) کی "المنح الآلیہات شرح علی دلائل الخیرات"[77]، عبد اللہ بن ابراہیم میر غنی (م1207ھ) کی "النفحات القدسیہ شرح علی صلاۃ المشیشیہ"[78]، ابو العباس تجانی (م1230ھ) کی "شرح صلاۃ جوہرۃ الکمال"[79] اور شیخ الجلبی (م1024ھ) کی "مدارج الوصول الی افضلیۃ الصلاۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم"[80] آتی ہیں۔ ان کتب میں درود دو سلام، ان کے کلمات و صیغے، تشریحی اقتباسات اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کے انوار و اسرار کے موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔

کتبِ میلاد:

میلاد النبیؐ کے موضوع پر لکھی گئی کتب سے علامہ نبہانی نے بڑے تفصیلاً جواہرات نقل کیے ہیں۔ علامہ نبہانی نے میلاد کی کتب کے مؤلفین کے ناموں پر باقاعدہ باب بندی کر کے ان کے جواہرات کو بیان کیا ہے۔ آپ نے نابلسی (م1143ھ) کے مضمون "میلاد النبی ﷺ"[81]، محمد بن حجر الہیتمی (م973ھ) کی "مولد النبی ﷺ، النعمۃ الکبری۔ بمولد سید ولد آدم"[82]، عبد الغنی بن عمر عابدین (م1320ھ) کی "نثر الدرر علی مولد ابن حجر"[83]، عبد الکریم برزنجی (م1177ھ) کی "مولد البرزنجی"[84] اور محمد بن احمد عدوی الدردیر (م1201) کی "مولد الدردیر"[85] سے میلاد کے جواہرات کو تحریر کیا ہے۔

کتبِ شاعری :

علامہ نبہانی کے مصادر و مراجع سے مجموعۂ کتبِ شاعری میں نعتیہ شاعری کے دیوان اور ان کی شروحات شامل ہیں۔ علامہ نے عمر بن الفارض (م632ھ) کے دیوان "تائیۃ الکبریٰ"[86] اور اس کی دو شرح علامہ عبد الرزاق القاشانی (م730ھ) کی "کشف الوجوہ الغر المعانی نظم الدرر شرح القاشانی علی قصیدہ نظم السلوک اَو تائیۃ الکبریٰ ابن الفارض"[87] اور عبد الغنی النابلسی (م1143ھ) کی "کشف السر الغامص فی شرح دیوان ابن الفارض"[88] سے جواہراتِ سیرت نقل کیے ہیں۔ آپ نے امام بوصیری کے "قصیدہ الہمزیۃ" اور علی بن حجر الہیتمی کی شرح "المنح المکیۃ فی شرح الہمزیۃ" سے بھی شمائلِ نبوی بیان کیے ہیں[89]۔ ان کے علاوہ علامہ نبہانی نے اپنی ایک نعتیہ نظم "النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ علیہ والہ وسلم" کو بھی جواہر البحار میں تحریر کیا ہے[90]۔

رسائل :

جواہر البحار میں سیرت کے متفرق موضوعات پر رسائل سے بھی جواہرات اکٹھے کیے گئے ہیں۔ عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام (م660ھ) کا رسالہ "بدایۃ السول فی تفضیل الرسول"[91] خصائص و فضائل رسول ﷺ پر مبنی ہے[92]۔ تقی الدین سبکی (م756ھ) کا رسالہ "التعظیم والمنۃ" میں رسالت نبویؐ پر بحث موجود ہے[93]۔ نور الدین علی بن الحلبی (م1044ھ) کا رسالہ "تعریف اہل السلام و الایمان بان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لایخلو منہ مکان ولا زمان"[94] زمان و مکان میں رسول ﷺ کی موجودگی کی بحث پیش کرتا ہے[95]۔ محمد بن ابو الحسن البکری (م994ھ) کا رسالہ "رسالۃ فی حکمۃ شدۃ سکرات الموت علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم" آپؐ پر موت کی سختی کی حکمت بیان کرتا ہے[96]۔ نور الدین علی بن زین الدین ابن جزار (م957ھ) کا رسالہ "القول الحق فی ان محمدا افضل الخلق" آپ ﷺ کے افضل الخلق ہونے کے موضوع پر ہے[97]۔ کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد ابن زملکانی (م727ھ) کا رسالہ "عجالۃ الراکب فی ذکر اشرف المناقب" میں مختلف عنواناتِ سیرت پر رسول ﷺ کی مدحت فرمائی گئی ہے[98]۔ ایک رسالہ عبد الکریم السمان (م1189ھ) کا نقل کیا گیا ہے جس میں آپؐ کے روحانی مراتب کا ذکر ہے۔ اس رسالہ کا نام "الفتوحات الآلہیۃ فی التوجہات الروحیۃ للحضرۃ المحمدیہ" ہے[99]۔ شیخ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

احمد بن محمد بن ناصر سلاوی الحفناوی کے رسالے "تعظیم الاتفاق فی آیۃ اَخذ المیثاق" سے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 81 کی تشریح پیش کی گئی ہے[100]۔ رسائل کی فہرست میں سے آخری رسالہ علامہ جلال الدین سیوطی کا "رسالہ القول المحرر" ہے[101]۔ جس میں آیت (لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر)[102] پر مفسرین کے اقوال جمع کیے گئے ہیں۔ مدرجہ بالا انواعِ کتب کے علاوہ چند کتب ایسی بھی ہیں جو متفرق کتب کے زمرے میں آتی ہیں۔ ان میں امام نووی (م676ھ) کی "تہذیب الاسماء واللغات"[103]، ابن الحاج ابو عبداللہ محمد العبدری المالکی (م737ھ) کی "المدخل"[104] اور علی ددہ بن مصطفی بوسنوی کی "خواتم الحکم"[105] شامل ہیں۔

علامہ نبہانی کی تالیف "جواہر البحار" متعدد و متنوع مصادر و مآخذ کا مجموعہ ہے۔ جواہر البحار میں علامہ نبہانی کے مصادر و مآخذ کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے علمی مزاج اور مکتبۂ فکر کے مطابق جواہر البحار کی تالیف میں نہ صرف سیرت النبی کی کتابوں کو پیشِ نظر رکھا ہے بلکہ حدیث، تفسیر، تاریخ، تصوف، اخلاق، شاعری، درود و سلام اور میلاد کی کتب سے بڑا تفصیلاً استفادہ کیا ہے۔ آپ کی کتاب جواہر البحار نبی ﷺ کے فضائل، معجزات اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر احادیث، آثار، روایات، کشف و الہام، تصوفانہ تصریحات اور نعتیہ کلمات کا ایک وسیع ذخیرہ فراہم کرتی ہے۔ مصادر کا ایک مختصر جائزہ لینے کے بعد اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ نبہانی کے جواہر البحار کے اسلوب تالیف میں محبت وعقیدت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلو نمایاں ہے۔

جواہر البحار کے مطالعہ کے بعد علامہ نبہانی کے منہج تحریر و تحقیق اور ان کے مصادر و مآخذ سے استفادہ کے ضمن میں جو انداز نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مصادر و مآخذ سے جواہرات اکٹھا کرنے کا انداز

علامہ نبہانی نے جواہر البحار کے لیے مصادر و مآخذ سے جواہرات اکٹھا کرنے کے لیے مختلف انداز اپنائے ہیں۔ آپ نے مصادر و مآخذ سے اپنے موضوع کی ضرورت کے مطابق کہیں اختصار سے مواد نقل کیا ہے۔ جیسے آپ نے جواہر البحار کے جز ثانی کے آغاز میں علامہ قسطلانی کی سیرت "المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ" کے جواہرات پر مبنی باب پیش کیا ہے۔ علامہ قسطلانی کی المواھب اللدنیۃ دس مقاصد میں منقسم ہے۔[106] ہر مقصد میں سیرت نبوی کے کسی پہلو کو زیر بحث لایا گیا ہے اور ہر مقصد مزید کئی فصول اور ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ اس اعتبار سے ہر مقصد ہی کافی تفصیل پر مشتمل ہے۔ علامہ نبہانی نے ان دس مقاصد کو جواہر البحار میں انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہر مقصد کو نام کے ساتھ لکھا ہے جیسا کہ المقصد الاول، المقصد الثانی، وغیرہ لیکن ہر مقصد میں انتہائی مختصر مواد نقل کیا۔ مثلاً پہلا مقصد صرف آدھے صفحہ پر مشتمل ہے۔[107]

اس کے برعکس دوسری صورت یہ ملتی ہے کہ کسی جگہ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر علامہ نبہانی بڑی تفصیل سے کسی مصدر کے جواہرات نقل کرتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً علامہ نبہانی نے قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء" سے القسم الاول کو مع اس کے ذیلی چار ابواب کے مکمل تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔[108] اس قسم الاول میں ان ارشادات الٰہیہ کا بیان ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی تعظیم و عظمت بیان کی ہے۔ اس کے ذیلی ابواب بھی اسی موضوع کے دیگر عنوانات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ علامہ نبہانی نے کتاب الشفاء کی صرف قسم الاول کو جواہر البحار میں لیا ہے۔ جبکہ کتاب الشفاء کی مزید تین اقسام اور ہیں۔[109]

تیسری صورت جو مصادر سے استفادہ کی ملتی ہے وہ یہ ہے کہ علامہ نے چند مصادر کو ان کے اختصار اور جامعیت کی وجہ سے مکمل جواہر البحار میں نقل کر دیا ہے۔ اس صورت کی جو مثالیں ملتی ہیں اس میں سے ایک علامہ سید جعفر بن حسن البرزنجی کی تصنیف "مولد البرزنجی" ہے۔ یہ مختصر سی کتاب جواہر لبحار کی جلد سوم کے مصادر و مآخذ میں شامل ہے۔[110] باب سوم کے ہی ایک مصدر "النجم الثاقب فی اشرف المناقب" کے بارے میں علامہ فرماتے ہیں:

وهذانص كتابه المذكور بحروفه

"اور اس کتاب کو حرف بحرف نقل فرمایا ہے۔"

اس کتاب کے آغاز میں جو خطبہ مؤلف نے لکھا ہے وہ بھی علامہ نبہانی نے جواہر البحار میں نقل کر دیا ہے۔[111]

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسی طرح رسائل میں سے جواہر البحار کی جلد اول کے مصادر میں ایک رسالہ "بدایۃ السول فی تفضیل الرسول" ہے جس کے مؤلف امام عزالدین بن عبد السلام ہیں۔ علامہ نبہانی نے یہ مکمل رسالہ جواہر البحار میں نقل کیا ہے۔[112] جلد چہارم کے مصادر و مآخذ میں موجود ایک رسالہ "تعظیم الاتفاق فی آیۃ اخذ المیثاق" کو بھی مکمل بمعہ مقدمہ کے نقل کیا گیا ہے۔[113]

ایک چوتھی صورت جو علامہ نے مصادر کو نقل کرنے کی اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ کسی ایک کتاب کے کچھ جواہرات کو ہو بہو نقل کیا ہے اور کبھی اسی کتاب کے جواہرات میں ضرورت کے مطابق اختصار کو اپنایا ہے۔ جیسے جواہر البحار کے جزء رابع میں "الوفاء باخبار دار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے جواہرات نقل کرتے ہوئے علامہ نبہانی لکھتے ہیں کہ میں اس کتاب سے وہ موضوعات نقل کروں گا جن کا نقل کرنا میں ضروری سمجھوں گا کبھی تو میں ان کی عبارات بعینہٖ نقل کروں گا اور کبھی حسب ضرورت اس میں اختصار کروں گا۔[114]

2۔ مصادر کے مؤلفین کا تعارف لکھنا

علامہ نبہانی نے مصادر و مآخذ کے مؤلفین کے نام درج کرنے کا جو انداز اپنایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے تمام مصادر و مآخذ کے مؤلفین کے اسماء کو ہی "جواہر لبحار" کے عناوین کے طور پر استعمال کیا ہے۔ علامہ نے ہر مؤلف کے نام کا الگ باب باندھا ہے۔ باب کا ٹائیٹل لکھتے ہوئے آپ نے بیشتر مؤلفین کا مختلف سا تعارف درج کر دیا ہے۔ زیادہ تر وہ نام لکھے ہیں جن سے مؤلفین مصادر معروف و مشہور ہیں۔ مؤلفین کے ناموں سے پہلے علامہ نبہانی "امام، علامہ، قاضی، حافظ، العارف" جیسے القابات کا بھی ذکر کرتے ہیں ۔نام اور القابات کے علاوہ علامہ نبہانی نے مؤلفین کے سنِ وفات بھی لکھے ہیں۔ صرف چند ایک مؤلفین ایسے ہیں جن کے سن وفات جواہر البحار میں درج نہیں کئے گئے۔ یہ سنِ وفات بھی باب کے عنوان کے آخر میں درج ہیں۔ جیسے

الامام العلامۃ السید الشریف علی نور الدین السمھودی عالم المدینۃ المنورۃ التوفی فی سنۃ 911ھ[115]

صرف ایک مؤلف کے تعارف میں علامہ نے سنِ وفات کے ساتھ سنِ پیدائش بھی درج کر دیا ہے۔

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی احد مشاہیر حفاظ الاسلام ولد سنۃ 330ھ ومات سنۃ 430ھ رضی اللہ عنہ[116]

چند ایک مؤلفین مصادر کی تاریخِ وفات کا علم نہ ہونے کی بناء پر علامہ نبہانی نے ان کے تعارف میں درج ذیل انداز میں زمانے کا تعین پیش کیا ہے۔

1. امام المحدث ابو المحاسن السید یوسف بن عبد اللہ الحسینی الارمیونی من اھل القرن العاشر وھو تلمیذ الحافظ السیوطی رحمھما اللہ تعالیٰ[117]
2. العلامہ المحقق الشیخ احمد بن محمد بن ناصر السلاوی تلمیذ الامام الشہیر الشیخ محمد الامیر الکبیر المصری من اھل القرن الثالث عشر رضی اللہ عنھما[118]
3. الامام الکبیر العارف الشہیر القطب سیدی السید الشریف ابو العباس التجانی الفاسی من اھل قرن الثالث عشر[119]

چند مؤلفین ایسے بھی ہیں جن کا سنِ وفات علامہ نبہانی نے نہیں لکھا اور کسی بھی طرح کا زمانے کا اشارہ بھی پیش نہیں کیا۔ "امام الکبیر الشہیر ابو الفضل القاضی عیاض رضی اللہ عنہ "[120] پہلے باب کا عنوان ہے جس میں سن وفات نہیں لکھا گیا۔ جبکہ امام قاضی عیاض کا سنِ وفات بآسانی کتبِ تراجم یا کتبِ رجال میں مل جاتا ہے۔ جیسا کہ الاعلام اور معجم المفسیرین میں قاضی عیاض کا عرصۂ حیات 476ھ تا 544ھ درج ہے۔[121] اسی طرح "العارف باللہ القطب الکبیر الشہیر سیدی احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ "[122] کی سنِ وفات بھی نہیں ہے۔ آپ کا عرصہ ٔحیات 1172ھ تا 1253ھ ہے۔[123]

ایک مؤلف کی تاریخ وفات نہ ملنے کی بناء پر آپ نے عنوان یوں درج کیا ہے۔

الامام العلامہ شرف الدین ابو العباس احمد بن الحسن بن عبد اللہ بن محمد بن قوامہ المقدسی الحنبلی رضی اللہ عنہ ولایحضرنی تاریخ وفات[124]

جواہر البحار کی جلد اول کے باب دوم کے مؤلف کی تاریخِ وفات بھی علامہ نے درج نہیں کیا اور صرف یہ وہ مؤلف ہیں جن کے نام میں قارئین کے لیے پیدا ہونے والے ابہام کو بھی علامہ نے دور فرمایا ہے۔ آپ نے لکھا ہے:

الامام العارف باللہ محمد بن علی الترمذی الحکیم وھو غیر ابی عیسی ترمذی صاحب سنن رضی اللہ عنھما[125]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

3۔کتبِ مصادر کے مشہور نام لکھنا

علامہ نبہانی نے بہت سے مصادر و مآخذ کے پورے نام نہیں لکھے بلکہ صرف مشہور نام ذکر کئے ہیں۔ مثلاً قاضی عیاض کی "الشفا بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیے صرف "الشفا"، حکیم ترمذی کی "نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیے صرف "نوادر الاصول"، امام قسطلانی کی "المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ" کے لیے صرف "المواہب اللدنیۃ"، علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب "کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب" کا معروف نام "خصائص الکبری"، شرف الدین اسماعیل بن المقری کی کتاب "روض الطالب ونہایۃ مطلب الراغب" کے لیے "کتاب الروض"، امام دیرینی کی کتاب "طہارۃ القلوب والخضوع العلام الغیوب" کے لیے صرف "طہارۃ القلوب"، عبد القادر الجزائری الحسنی کی کتاب "المواقف فی الوعظ والارشاد" کے لیے مختصر نام "المواقف" لکھا ہے۔

ان مصادر کے علاوہ بھی چند مصادر و مآخذ ہیں جن کے نام آپ نے مختصر لکھے ہیں یا ان کے معروف نام لکھے ہیں۔ خاص طور پر شروحات کے نام آپ نے مختصر لکھے ہیں جیسے شرح الجامع الصغیر جس کے مؤلف عبد الروف بن زین العابدین المناوی ہیں۔[126] اس شرح کا مکمل نام "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر" ہے۔ اسی طرح امام ابن حجر الہیتمی کی "شرح الشمائل المحمدیہ" سے جواہرات علامہ نبہانی نے نقل کئے ہیں۔[127] لیکن اس کا مکمل نام نہیں لکھا جبکہ شرح کا مکمل نام "شرح الشمائل المحمدیہ-اشرف الوسائل الی فہم الشمائل" ہے۔

4۔مکمل نام کے ساتھ درج کتبِ مصادر

جہاں علامہ نبہانی نے کتبِ مصادر کے مختصر یا مشہور نام لکھے ہیں وہیں ایسے مصادر و مآخذ بھی موجود ہیں جن کے نام مکمل لکھے گئے ہیں۔ ایسے چند مصادر کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

1. النجم الثاقب فی اشرف المناقب۔۔۔بدر الدین حلبی
2. تحقیق البرہان فی رسالۃ محمد الی الجان۔۔۔ابو العباس احمد بن حسن بن عبد اللہ بن محمد ابن قدامۃ
3. فتح المتعال فی مدح النعال۔۔۔علامہ شہاب احمد المقری
4. الآیات العظیمۃ الباہرۃ فی معراج سید اہل الدنیا والآخرۃ۔۔۔شمس الدین دمشقی
5. النور الوہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج۔۔۔علامہ شیخ علی الاجہوری
6. الرد المتین علی منتقص العارف محیی الدین۔۔۔عبد الغنی نابلسی
7. الوفاء باخبار دار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔نور الدین احمد بن علی الحسنی
8. تذکرۃ المحبین فی شرح اسماء سید المرسلین۔۔۔ابو عبد اللہ محمد قاسم الرصاع
9. محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الاواخر۔۔۔شیخ علی ددہ بوسنوی
10. بدایۃ السول فی تفصیل الرسول۔۔۔عز الدین عبد السلام ابی القاسم

5۔ایک مؤلف کے باب میں دوسرے مؤلف کے جواہرات کا بیان

جیسا کہ ذکر گزر چکا ہے کہ علامہ نبہانی کا مصادر سے جواہرات یا موضوعات کا منہج اندراج یہ ہے کہ ایک مؤلف کے جواہرات کو بیان کرتے ہوئے آپ مؤلف کے نام کا باب تشکیل دیتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات آپ نے یہ منہج بھی اختیار کیا ہے کہ ایک مؤلف کے باب میں دوسرے مؤلف کے جواہرات بھی نقل کئے ہیں۔ علامہ اپنے اس منہج کا اظہار جواہر البحار کے مقدمہ میں بھی بیان کرتے ہیں۔

وربما اذکر فی اثناء کلام بعضهم قلیلا من کلام غیره للمناسبة فصارما اخذته من کل واحد منهم کأنه مؤلف مستقل فبهذا الاعتبار،لایقال فی کلام بعضهم مع بعض تکرار[128]

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

آپ نے مقدمہ میں لکھاہے کہ جواہر البحار کے چند مقامات پر ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک بزرگ کا کلام نقل کرتے ہوئے مناسبت کے لحاظ سے کسی دوسرے امام وغیرہ کی کوئی عبارت یاکلام بھی نقل کر دیا گیاہے۔ جس سے ایک کلام کے ذریعہ دوسرے کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح ہر ایک کا کلام مل کر ایک مستقل تصنیف کی تالیف عمل میں آگئی ہے اور یہ منہج تکرار بھی نہیں کہلائے گا۔

اس طرح کی مثال امام بدر الدین حسن بن عمر الحلبی کے باب میں ملتی ہے۔ آپ نے ان کے کلام کے ساتھ ہی امام شہاب احمد المقری کے کلام کو پیش کیاہے۔ امام حلبی کا کلام "النجم الثاقب فی اشرف المناقب" سے لیاہے جو حضور کی اوصاف حمیدہ پر مبنی ہے۔ یہ تیس فصول پر مشتمل ایک طویل کلام ہے۔ اس کلام کے اختتام پر امام شہاب احمد المقری کا کلام "فتح المتعال فی مدح النعال" کو نقل کیاہے۔[129] جس کا موضوع نعلین مبارک کے فضائل ہیں۔ یہ کلام گزشتہ مصدر "النجم الثاقب فی اشرف المناقب" کی مناسبت میں ہی بیان کیا گیاہے۔

امام عبد الغنی النابلسی کے جواہر بیان کرتے ہوئے بھی علامہ نے اس منہج کو اپنایاہے۔ "آپ ؐ کا خواب میں دیدار" کے موضوع کو امام نابلسی کے کلام سے نقل کرتے ہیں۔ پھر اسی بحث کے تسلسل میں دیگر مؤلفین کا کلام نقل کیاہے۔ نبہانی لکھتے ہیں:

وقدأشار القسطلانی رحمه الله تعالى فى مواهبه اللدنية الى امكان رؤيته صلى الله عليه وسلم فى اليقظ وكذلک ابن حجر الهيتمى فى شرح همزية البوصيرى، وللأسيوطى رسالة فى ذلک سماها، انارة الحلک فى امكان رؤية النبى والملک[130]

مواہب اللدنیۃ میں علامہ قسطلانی نے لکھاہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاگتے ہوئے زیارت کرنا ممکن ہے۔ ایسا ہی امام ابن حجر ہیتمی نے بھی علامہ بوصیری کے منظوم کلام ہمزیہ کی شرح میں ذکر کیاہے۔ علامہ سیوطی کا اس موضوع پر ایک باقاعدہ رسالہ بھی موجود ہے جس کا نام "انارۃ الحلک فی امکان رویت النبی والملک" ہے۔

6۔ ایک مؤلف کی ایک سے زیادہ کتب بطور مصادر لینا

علامہ نبہانی ایک مؤلف کی ایک سے زیادہ کتب بھی بطور مصادر لائے ہیں۔ اس کے لیے آپ نے دو طریقہ کار اختیار کئے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک مؤلف کے نام کا باب لکھ کر اس باب میں ہی ایک کے بعد دوسری کتاب کے جواہرات کو نقل کر دیتے ہیں۔ مثلا جلد اول کے ابواب میں ایک باب عبد الکریم الجیلی کا ہے۔ علامہ نے باب کے عنوان میں ہی امام جیلی کی دو کتابوں کا ذکر کیاہے۔ جیسے

امام المحقق احد اكابر الصوفية الشيخ عبد الكريم الجيلى الشافعى، اليمنيى فى كتابيه — الانسان الكامل والكمالات الالهية[131]

علامہ نبہانی نے امام جیلی کی کتاب "الانسان الکامل" سے منتخب موضوع نقل کرنے کے بعد ان کی دوسری کتاب "الکمالات الالھیۃ" سے موضوعات نقل کئے ہیں۔

جلد دوم میں امام العارف باللہ سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی کے باب میں ان کی چار کتب سے کلام کو نقل کیاہے۔ ایک کے بعد دوسری، پھر تیسری اور پھر چوتھی کتاب سے یکے بعد دیگرے جواہرات پیش کیے ہیں۔ ان کتب کے نام باب کے عنوان میں نہیں لکھے۔ لیکن باب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس باب کے مؤلف کی چار کتب سے علامہ نبہانی نے استفادہ کیاہے۔ یہ چار کتب "الیواقیت والجواھر، درد الغواص من فتاوی شیخہ سیدی علی الخواص، المنن الکبری اور کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ" ہیں۔[132]

اسی طرح جلد دوم کے ہی باب امام شہاب احمد بن حجر الہیتمی میں اس مؤلف کی تین کتب شرح الھمزیہ، شرح الشمائل، اور الفتاویٰ الحدیثیہ سے جواہرات نقل کئے ہیں۔[133]

مزید ابواب جن میں ایک مؤلف کی ایک سے زیادہ کتب کو علامہ نبہانی نے بطور مصادر استعمال کیاہے۔ اس میں امام عبد الغنی النابلسی،[134] امام قطب ابو العباس التجانی،[135] اور شیخ علی ددہ البوسنوی[136] کے ابواب شامل ہیں۔

علامہ نبہانی کا ایک مؤلف کی ایک سے زیادہ کتب سے بطور مآخذ استفادہ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک مؤلف کے نام کی ایک سے زیادہ بار ابواب بندی کر کے اس کے کلام کو پیش کیاہے۔ مثلاً آپ نے امام جلال الدین سیوطی کا ایک باب جواہر البحار کی جلد اول میں ترتیب دیاہے۔ اس باب میں آپ نے ان کی کتاب الخصائص الکبری سے جواہرات نقل کیے ہیں۔[137] پھر ایک باب امام جلال الدین سیوطی کا چوتھی جلد میں مرتب کیاہے۔ جہاں مختصراً آپ کے ایک رسالہ کے جواہرات کو پیش کیا گیاہے۔[138]

اسی طرح امام عبد الغنی نابلسی کے نام کا باب علامہ نبہانی نے تین دفعہ مرتب کیا ہے۔ پہلا باب جلد دوم میں،[139] دوسرا باب جلد سوم میں،[140] اور تیسرا باب بھی جلد سوم[141] میں ہی موجود ہے۔ ان کے علاوہ امام شہاب احمد بن حجر الہیتمی کے ابواب جلد دوم،[142] اور جلد سوم[143] میں آئے ہیں۔ اور امام شہاب احمد المقری کے جواہرات بھی دوبار دو الگ ابواب میں پیش کیے گئے۔[144]

7۔ ایک ہی موضوع پر ایک سے زیادہ کتب بطور مصادر لانا

علامہ نبہانی نے چند ایک موضوعاتِ سیرت پر ایک سے زیادہ کتب کے جواہرات بھی نقل کئے ہیں۔ مثلاً نبی ﷺ کی سیرت سے واقعۂ معراج پر علامہ نبہانی نے نہ صرف واقعاتِ سیرت بیان کرتے ہوئے مختلف مؤلفین کے اقتباسات نقل کئے ہیں بلکہ الگ مکمل کتب صرف اس ایک موضوع پر بھی بطور مصادر لی ہیں۔ ان کتب میں یکے بعد دیگرے شمس الدین محمد بن یوسف دمشقی کی "الآیات العیظمۃ الباہرۃ فی معراج سید اہل الدنیا"، علی بن زین العابدین محمد بن ابی محمد عبد الرحمن بن علی نور الدین الاجہوری کی "النور الوہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج"، جعفر بن حسن عبد الکریم البرزنجی کی "قصۃ الاسراء والمعراج" شامل ہیں۔[145]

رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا کے موضوع پر علامہ نبہانی نے تین کتب جواہر البحار کی جلد سوم میں نقل کی ہیں۔

1. ابو العباس احمد بن تیمیہ کی "الصارم المسلول علی شاتم الرسول"
2. تقی الدین سبکی کی "السیف المسلول علی من سب الرسول"
3. علامہ محمد امین آفندی ابن عابدین کی "تنبیہ الولاۃ والحکام"[146]

میلاد النبویؐ کے موضوع پر علامہ نے تقریباً چھ کتب کے جواہرات نقل کیے ہیں۔ جن میں مولد البرزنجی، النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، اور مولد الدردیر تین کتب ایک ساتھ ہی یکے بعد دیگرے نقل کی ہیں۔[147]

8۔ مؤلفین جن کی کتب کے نام نہیں درج یا ان میں ابہام ہے

علامہ نبہانی کے مصادر و مآخذ میں چند ایک مؤلفین ایسے ہیں جن کی کتب کے نام نہیں درج کئے گئے۔ علامہ نبہانی نے جلد سوم میں امام عبد الغنی نابلسی کے جواہرات پیش کئے ہیں۔ ان جواہرات میں سے ایک مضمون میلاد النبویؐ پر ہے۔ علامہ نبہانی نے میلاد کے اس مضمون کو تفصیلاً نقل کیا ہے۔ لیکن یہ سارا کلام آپ نے امام عبد الغنی نابلسی کی کس تصنیف سے نقل کیا ہے اس کا ذکر موجود نہیں ہے۔ علامہ نے باب کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے کہ "ومن جواهره مولد النبي صلى الله عليه وسلم مختصر بليغ يقراء في جلسة لطيفة"[148]۔ جبکہ اس سے قبل آپ آغاز میں مؤلف کی کتاب کا ذکر بھی کرتے ہیں جو یہاں موجود نہیں۔

اسی طرح آپ نے امام ابن حجر الہیتمی کے باب میں مولد النبویؐ کے جواہرات بیان کئے ہیں۔[149] جو تحقیق پر معلوم ہوا کہ علامہ نے یہ باب "مولدابن حجر المختصرمن كتاب إتمام النعمة الكبرى على العالم بمولد سيد ولد آدم" سے اخذ کیا ہے۔[150]

9۔ آیات، احادیث و آثار کے اندراج کا انداز

علامہ نبہانی نے جواہر البحار کے ابواب میں مؤلفین کے جواہرات کے ذیل میں آنے والی تمام آیات اور بعض احادیث و آثار وغیرہ کے حوالہ جات کو محذوف رکھا ہے۔ آپ کے کسی بھی باب میں آنے والی آیت کا حوالہ نہیں ملتا۔ اسی طرح اکثر احادیث کے حوالہ جات بھی نہیں درج کئے گئے۔ آپ نے بہت سارے مقامات پر روایات کی اسناد کو بیان کیے بغیر صرف متن نقل کیا ہے۔ یہ انداز محدثین کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ سند حدیث و روایات کی صحت کا بنیادی معیار ہے۔ آپ نے ایسی روایات و آثار پر بھی کلام نہیں کیا جن کی صحت پر کلام کی ضرورت تھی۔

مثلاً آپؐ کی ولادت کے وقت کی روایت جو آپ نے ابن سید الناس کے جواہرات میں ان کی کتاب "نور العیون فی تلخیص سیرۃ الامین المامون" سے نقل کی ہے کہ

وليلة ميلاد صلى الله عليه وسلم اضطرب إيوان كسرى حتى سمع صوته وسقطت منه أربع عشرة شرافة، وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلك بألف عام، وغاصت بحيره ساوة[151]

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شبِ ولادت میں ایوان کسریٰ پھٹ گیا، جس کے پھٹنے کی آواز سنی گئی اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کے آتش کدے بھی سرد پڑ گئے جو ہزاروں سالوں سے جلتے چلے آرہے تھے۔ بحیرہ ساوہ بھی اچانک سے خشک ہو گیا۔

امام ذہبی نے اس روایت کی صحت پر تنقید کی ہے۔ آپ نے "تاریخ الاسلام" کے باب "ذكر ما و ردفي قصة سطيح" میں ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ جس میں آپ کی پیدائش کی رات میں ان واقعات کے پیش آنے کا بھی ذکر ہے۔ امام ذہبی نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے کہ ھذا حدیث منکر غریب۔[152]

اسی طرح "المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع" میں شیخ عبد الفتاح ابو غدۃ کی تعلیق اس روایت کے ضمن میں درج ذیل ہے۔

مايقال فى بعض المدائح النبوية وغيرها، نظما ونثرا، من ان ليلة مولد النبى صلى الله عليه وسلم ارتجس- أى انشق- إيوان كسرى، وسقطت منه اربع عشرة شرفة، وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلک بالف عام، وغاضت بحيرة ساوة- و هى قرية من قرى بلاد فارس، بين مدينة همدان وقم – وفسرها لدكاهن العرب سطيح...

فهذا الحديث ليس بصحيح، ولا يجوز قوله ولا انشاده، ويزيده منعا انه يتعلق بشأن من شؤون النبى صلى الله عليه وسلم وبامور خارقة للعادة ولا يغرنک ذكر بعض العلماء له فى كتب السيرة أو التاريخ، مثل ابن جرير الطبرى فى تاريخه، وابى نعيم الاصفهانى فى دلائل النبوة، البيهقى فى دلائل النبوة ايضا، والقسطلانى فى المواهب اللدنية والزرقانى فى شرح المواهب اللدنية، والسيوطى فى الخصائص الكبرى، وغيرهم[153]

اسی طرح علامہ نبہانی نے آپ کے ایامِ شیر خوارگی کی روایت شیخ عبد الوہاب الشعرانی کی کشف الغمہ سے نقل کی ہے کہ

کان مهده يتحرک بتحريک الملكائكة، و يميل القمر اليه حيث أشار اليه، وتكلم فى المهد وكان ماتكلم به ان قال: الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا[154]

آپ نے یہ روایت بغیر سند و حوالہ کے ہی نقل کر دی ہے۔ طبرانی و بیہقی میں اس روایت کو بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ سبل الھدی والرشاد میں درج ہے:

روى الطبرانى والبيهقى عن العباس بن عبد المطلب رضى الله تعالى عن قال: قلت يا رسول الله دعانى الى الدخول فى دينك أمارة لنبوتك، رايتك فى المهد تناغى القمر و تشير اليه باصبعك فحيث اشرت اليه مال قال: كنت احدثه و يحدثنى ويلهينى عن البكاء واسمع وجبته حين يسجد تحت العرش

امام ابو عثمان الصابونی نے اپنی کتاب "المائتین" میں اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ حدیث اسناد اور متن میں غریب ہے لیکن معجزات میں درجہ حسن پر ہے۔ جبکہ امام بیہقی نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ: تفرد بہ ہذا احمد بن ابراہیم الحلبی باسنادہ وھو مجہول۔[155]*

اور سیر واقدی میں جو لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے اوائل بچپن میں پنگھوڑے میں کلام کرتے تھے اور جو ابن سبع نے الخصائص میں ذکر کیا ہے کہ ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پنگوڑے کو جھلاتے تھے اور یہ کہ آپ کا پہلا کلام "اللہ اکبر کبیر اوالحمد للہ کثیر ا" تھا اس میں سے کچھ بھی خبرِ صحیح سے ثابت نہیں ہے۔[156]

اس کے علاوہ بھی علامہ نبہانی نے فضائل و خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں جہاں بہت سی صحیح احادیث نقل کی ہیں وہیں بعض مضامین کے ضمن میں انہوں نے بہت سی موضوع اور ضعیف احادیث بھی نقل کر دی ہیں۔ مثلاً حضرت عبد اللہ کی حضرت آمنہ سے تزویج، حضرت آمنہ کا حاملہ ہونا اور دوران حمل پیش آنے والے محیر العقول واقعات اور ظہور پذیر ہونے والے عجائبات کے ضمن میں علامہ نے بڑی مفصل روایات نقل کی ہیں۔[157] یہ روایات درجہ استناد میں نہایت کمزور ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی نے ایسی روایات پر سخت تنقید کی ہے جو فضائل و معجزات کے عنوان سے نبیؐ سے منسوب تو کی جاتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ من گھڑت ہوتی ہیں۔ آپ نے ایسی روایات کو شاعرانہ تخیل سے منسوب کیا ہے۔ علامہ شبلی کے مطابق آغاز میں شعراء نے نبیؐ سے فرطِ محبت میں ایسا شاعرانہ کلام پیش کیا جسے بعد کے واعظوں اور میلاد خوانوں نے روایت کا درجہ دے دیا۔ ان روایتوں میں بیان ہے کہ حضرت آمنہ کے ہاں جب نبیؐ کا حمل ٹھہرا تو جانور خوشی سے بولنے لگے، پرندے گیت گانے لگے، فرشتوں نے ترانہ مسرت بلند کیا اور زمین و آسمان سے آپ کی ولادت کی صدائیں آنے لگیں۔[158]

علامہ نبہانی کے مصادر و مآخذ کی فہرست سے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ نے موضوعِ میلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی بڑی جامعت کے ساتھ جواہرات اکٹھے کئے ہیں۔ آپ نے مؤلفین کی تمام روایات کو بغیر تمیز و تنقید کے نقل کر دیا ہے۔ ان روایات میں بعض اسرائیلیات، اقوالِ حکماء، اشاراتِ حدیث، حکایات اور موضوع روایات بھی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شامل ہیں۔[159] علامہ شبلی نعمانی کتب میلاد پر بھی جرح کرتے ہیں کہ ایسی کتب میں جھوٹی اور غیر مستند روایات کا انبار لگا ہے۔ آپ کے مطابق عجیب و غریب، غیر صحیح فضائل، معجزات اور برکات وغیرہ کی روایات زیادہ تر تیسرے اور چوتھے درجہ کی کتب حدیث میں پائی جاتی ہیں۔[160]

البتہ کئی جگہوں پر روایات کے اندراج میں علامہ نبہانی نے روایات کی صحت کے مابین اختلاف کو بھی نقل کیا ہے۔ مثلاً آپ کے مختون پیدا ہونے پر پائے جانے والے اختلاف کو آپ نے امام احمد بن حجر الہیتمی کے جواہرات کے باب میں نقل کیا ہے کہ

"وکولادته مختونا فان الضیاء فی المختاره صححه، وقال الحاکم تواترت به الاخبار، ولکن تعقبه الذهبی فقال لا اعلم صحة ذلک فکیف یکون متواترا و یؤید اقرار الزین العراقی بتضعیف غیره احادیث ولادته مختونا"۔[161]

آپ کا مختون پیدا ہونا المختارہ میں اس کو صحیح بیان کیا گیا ہے اور حاکم نے بھی کہا ہے کہ متواتر احادیث ہیں۔ لیکن امام ذہبی نے کہا کہ متواتر کجا میں تو اس کی صحت کو ہی نہیں مانتا۔ زین عراقی کے اقرار سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مختون والی احادیث ضعیف ہیں۔

اسی طرح سیرت کے دیگر واقعات مثلاً پیدائش کا وقت، دن، تاریخ، سال وغیرہ کے اختلافات کو بھی علامہ نبہانی جواہر البحار کے مختلف ابواب میں نقل کرتے ہیں۔

خلاصۂ بحث:

جواہر البحار کی تالیف میں علامہ نبہانی کے مصادر و مآخذ کے جائزہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مؤلف نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف میں متعدد و متنوع مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ ان مصادر و مآخذ میں تفسیر، حدیث، سیرت، تاریخ، فقہ، تصوف، اخلاق، علم لغت، شاعری، میلاد اور درود و سلام کی کتب شامل ہیں۔ ان کتب کی کل تعداد نوے بنتی ہے۔ کچھ مؤلفین کی ایک سے زیادہ کتب لی گئی ہیں اس لیے مؤلفین کی تعداد بہتر کے قریب ہے۔ علامہ نے چھبیس کتابوں کو مکمل نقل کیا ہے۔ جبکہ باقی کتب سے ضرورت کے مطابق کلام نقل کیا ہے۔ ہر مؤلف کے نام کا الگ باب تشکیل دیا ہے۔ کچھ مؤلفین کے ابواب ایک سے زیادہ بار آئے ہیں۔ ہر باب کے آغاز میں انتہائی مختصر سا مؤلف کا تعارف بھی دیا ہے۔ بعض کتب کے نام مکمل درج کئے ہیں جبکہ بعض کے مختصر نام لکھے ہیں۔ ایک دو ابواب میں جن مؤلفین کا کلام لیا ہے ان کی مصادر کتب کا نام مفقود ہے۔ بعض سیرت کے واقعات میں اختلافی روایات کو بھی بیان کرتے ہیں اور بہت سی صحیح احادیث سے استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن جواہر البحار میں قرآنی آیات اور بہت سی احادیث و روایات کے حوالہ جات بھی درج نہیں کئے گئے۔ الغرض جواہر البحار علامہ نبہانی کی رسول ﷺ کے واقعاتِ سیرت، معجزاتِ نبویؐ، اخلاقِ حسنہ، خصائص و فضائل اور اولیاء و عارفین کے صوفیانہ کلام پر مبنی جواہرات کا ایک عمدہ مجموعہ ہے۔ علامہ نبہانی نے اپنے منتخب مصادر و مراجع سے جواہرات کے چناؤ میں انتہائی درجہ کی عقیدت و محبتِ نبویؐ کو سر فہرست رکھا ہے۔ لیکن ان جواہرات کے بیان میں بعض نقل کردہ احادیث، آثار اور تاریخی روایات ضعیف اور موضوع ہیں جن کی جانچ و پڑتال بھی ایک ضروری امر ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1۔ نبہانی، یوسف بن اسماعیل، علامہ، جواہر البحار، دار الفکر، بیروت لبنان، 1417ھ، 1/ 6

2۔ عیاض، ابو الفضل، قاضی، الشفاء، جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم، 1434ھ

3۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 8

4۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ اصفہانی، حافظ، دلائل النبوۃ، قاری محمد طیب (مترجم)، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2001ء

5۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 69

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

6۔ الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد، علامہ، اعلام النبوۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1406ھ

7۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 96

8۔ ابن سید الناس، نور العیون، دار المنہاج، جدہ، 1431 ھ

9۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 225

10۔ سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن ابو بکر، علامہ، خصائص الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، س۔ن

11۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 298۔392

12۔ القسطلانی، احمد بن محمد شہاب الدین ابو العباس، علامہ، المواہب الدنیۃ بالمنح المحمدیہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1996ء

13۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 5۔44

14۔ حلبی، بدر الدین الحسن ابن حبیب، علامہ، النجم الثاقب فی اشرف المناقب، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2010ء

15۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 104۔154

16۔ المقری، احمد بن محمد، شیخ، فتح المتعال فی مدح النعال، دار القاضی عیاض للطباعۃ والنشر، 1417ھ

17۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 155۔211

18۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 400؛ دمشقی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی، علامہ، الآیات العظیمۃ الباہرہ فی معراج سید اہل الدنیا، مکتبہ تشستربیتی، دبلن، آئرلینڈ، 1532ء

19۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 459 ؛ الاجہوری، علی بن زین العابدین، علامہ، نور الدین لنور الوہاج فی الکلام علی الاسراء والمعراج، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، 2003ء

20۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 480 ؛ کتاب قصۃ الاسراء والمعراج http://noor-book.com Retrieved May 27 2024. from ۔کتاب قصۃ الاسراء والمعراج

21۔ نبہانی، جواہر البحار، 4/ 117؛ رصاع، ابو عبد اللہ محمد بن قاسم، تذکرۃ المحبین، (اسماء النبیؐ کے فضائل و خصوصیات) مفتی عبد الحکیم کشمیری (مترجم)، دار النعیم، اُردو بازار، لاہور، 2015

22۔ نبہانی، جواہر البحار، 4/ 301

23۔ البسنوی، عبد اللہ عبدی محمد، شیخ، مطالع النور السنی المنبی عن طہارۃ النسب العربي، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، 2007ء

24۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 398؛ ملا علی قاری، امام، شرح الشفاء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، س۔ن

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[25] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 220 ؛ الخفاجی، احمد بن محمد بن عمر شہاب الدین الخفاجی المصری، نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، تحقیق محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2001

[26] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 95

[27] ۔ الھیتمی، شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر، امام، شرح الشمائل المحمدیہ۔اشرف الوسائل الی فہم الشمائل، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ

[28] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 329 ؛ الزرقانی، محمد بن عبد الباقی، شیخ، شرح المواہب اللدنیۃ، تحقیق: محمد عبد العزیز الخالدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1417ھ

[29] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 151 ؛ رازی، فخر الدین، امام، تفسیر کبیر و مفاتیح الغیب، دار الحدیث القاہرہ، 2012

[30] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 240؛ حقی، شیخ اسماعیل بن مصطفیٰ، امام، روح البیان فی تفسیر القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 2018ء

[31] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 22؛ صاوی، احمد بن محمد، شیخ، حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین، دار تحقیق الکتب، لبنان، 2024ء

*صاحب کتاب کا مکمل تعارف "ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بشیر بن ہارون المشہور بالحکیم الترمذی" ہے۔ یہ صاحب سنن ابو عیسی ترمذی نہیں ہیں۔

[33] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 63

[34] ۔ حکیم ترمذی، محمد بن علی بن الحسن ابو عبد اللہ، نوادر الاصول، دار الجلیل، بیروت، لبنان، 1412ھ

[35] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 399 ؛ قونوی، صدر الدین محمد، امام، شرح الاربعین حدیثا (کشف اسرار مستملۃ علی نفائس الحکم الصوفیۃ)، کتاب ناشرون، بیروت، لبنان، س۔ن

[36] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 59۔70 ؛ شعرانی، عبد الوہاب بن احمد، شیخ، کشف الغمۃ، دار التقوی، دمشق، 1428ھ

[37] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 134۔206 ؛ المناوی، محمد عبد الرؤف، علامہ، فیض القدیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1422ھ

[38] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 4/ 167؛ البکری، ابو الحسن، امام، عقد الجواہر البہیۃ فی الصلاۃ علی خیر البریۃ، (ثلاث رسائل فی الصلاۃ علی النبیؐ، تحقیق: آسیۃ)

[39] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 4/ 185؛ ابو المحاسن: یوسف الأرمیونی الحسینی، امام، الأربعون حدیثا فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ، (ثلاث رسائل فی الصلاۃ علی النبیؐ، تحقیق آسیہ)

[40] ۔ ابن المقری، روض الطالب، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، 1430ھ

[41] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 289۔298

[42] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 56؛ الشعرانی، عبد الوہاب بن علی، امام، درر الغواص علی فتاوی سیدی علی الخواص، المکتبۃ الازھر للتراث، 2011ء

[43] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/ 103؛ الھیتمی، شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر، امام، الفتاویٰ الحدیثیۃ، مکتبہ اسطنبولی، القاہرہ مصر، 2020ء

[44] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 75

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ مکمل فتویٰ ابی عبیدہ مشہور ابن حسن آل سلمان کے تحقیقی کام بعنوان "فتح المنان فی جمع کلام شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن الجان" کے آخر میں بھی دیا گیا ہے اور سرورق فتح المنان کے ٹائیٹل کے ساتھ تحقیق البرہان فی رسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی الجان کا نام بھی لکھا گیا ہے۔*

45 ـ ابی عبیدہ بن حسن، فتح المنان، مکتبۃ التوحید، بحرین، 1419ھ

46 ـ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 213 ؛ ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، رمادی للنشر، 1417ھ

47 ـ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 266 ؛ سبکی، تقی الدین علی، امام، السیف المسلول علی من سب الرسول، دار الفتح، عمان، اردن، 2000ء

48 ـ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 270 ؛ ابن عابدین، محمد بن امین، علامہ، تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام ﷺ، دار الآثار، القاہرہ، 2007ء

49 ـ نبہانی، جواہر البحار، 4/ 152؛ رملی، شہاب الدین احمد بن حمزہ الانصاری، علامہ، فتاویٰ رملی، المکتبۃ الاسلامیۃ، س۔ن

50 ـ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 114؛ ابن عربی، اکبر محی الدین، شیخ، فتوحاتِ مکیہ، محمد فاروق القادری (مترجم)، دار العلم والمعروفۃ، رحیم یار خان، 2004ء

51 ـ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 218؛ الدرینی، عبد العزیز العارف باللہ، طہارۃ القلوب، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1424ھ

52 ـ نبہانی، جواہر البحار، 1/ 257؛ الجیلی، عبد الکریم بن میں ابراھیم، شیخ، الانسان الکامل مع رسالۃ الکشف والبیان للشیخ عبد الغنی النابلسی، دار نینوی، دمشق 1440ھ

53 ـ ایضاً، 4/ 238؛ الجیلی، عبد الکریم بن میں ابراہیم، شیخ، الناموس الاعظم والقاموس الاقدام فی معرفت قدر النبی، بلدیۃ الاسکندریۃ، 1921ء

54 ـ ایضاً، 2/ 45؛ شعرانی، عبد الوہاب بن احمد، شیخ، الیواقیت والجواہر، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، س۔ن

55 ـ ایضاً، 2/ 207؛ سرہندی، احمد الفاروقی مجدد الف ثانی، شیخ، مکتوبات امام ربانی، عالم الدین نقشبندی (مترجم)، شبیر برادرز لاہور، 2007ء

56 ـ ایضاً، 2/ 261؛ السجلماسی، احمد بن مبارک، الابریز من کلام سیدی عبد العزیز الدباغ، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1423ھ

57 ـ ایضاً، 2/ 344؛ نابلسی، عبد الغنی بن اسماعیل، شیخ، شرح الصلاۃ الکبری، کتاب ناشرون بیروت لبنان، س۔ن

58 ـ ایضاً، 2/ 349؛ نابلسی، عبد الغنی بن اسماعیل، شیخ، جواہر النصوص فی حل کلمات الفصوص، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 2008ء

59 ـ ایضاً، 3/ 461؛ نابلسی، عبد الغنی بن اسماعیل، علامہ، الرد المتین علی منتقص العارف، وقفیۃ الامین غازی للفکر القرآنی، الجمہوریۃ العربیۃ السوریۃ، س۔ن

60 ـ ایضاً، 2/ 351؛ نابلسی، عبد الغنی بن اسماعیل، امام، الفتح الربانی والفیض الربانی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1985ء

61 ـ ایضاً، 2/ 427؛ زبیدی، محمد بن محمد الحسینی، علامہ، اتحاف السادۃ المتقین، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، س۔ن

62 ـ ایضاً، 3/ 5؛ غزالی، احیاء علوم الدین، نشر الثقافۃ الاسلامیۃ، 1356ھ

63 ـ نبہانی، جواہر البحار، 3/ 53؛ احمد بن ادریس، العقد النفیس فی نظم جواہر اللہ ریس، دار جوامع الکلم، القاہرہ، س۔ن

64 ـ ایضاً، 3/ 56؛ تجانی، ابو العباس فاسی، جواہر المعانی وبلوغ الامانی، تحقیق: عبد اللطیف عبد الرحمٰن، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1997ء

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[65] ۔ ایضاً،3/271؛الجزائری،عبد القادرالامیر،المواقف فی الواعظ والارشاد،مطبعۃالشباب،1911ء

[66] ۔ایضاً،4/103

[67] ۔ایضاً،4/192؛الموستاری،علاءالدین علی دده بن مصطفی،علامہ،محاضرۃالاوائل ومسامرۃالاواخر،مطبعۃالعامرۃالشرفیہ،1311ھ

[68] ۔ایضاً،4/222؛الیافعی،عبداللہ بن أسعد بن علی،علامہ،نشرالمحاسن الغالیہ،مکتبۃالثقافۃالدینیہ،1424ھ

[69] ۔ایضاً،4/294

[70] ۔ایضاً،3/292؛ابن خلکان،احمد بن محمد بن ابراہیم،تاریخ ابن خلکان،اختر فتح پوری(مترجم)،نفیس اکیڈمی کراچی،2000ء

[71] ۔ایضاً،3/286؛المقری،شہاب احمد بن محمد،شیخ،نفح الطیب،دارصادربیروت،1388ھ

[72] ۔ایضاً،3/464؛نابلسی،عبدالغنی بن اسماعیل،شیخ،الحضرۃالانسیۃفی الرحلۃالقدسیۃ،تحقیق:اکرم حسن العلبی،المصادر،لبنان،بیروت،1990ء

[73] ۔ایضاً،4/3؛سمہودی،نورالدین علی بن احمد،وفاءالوفاباخباردارالمصطفیٰ،دارالکتب العلمیہ،بیروت،س۔ن

[74] ۔ایضاً،4/91؛نابلسی،عبدالغنی بن اسماعیل،الحقیقہ والمجازفی الرحلۃ إلی بلادالشام ومصروالحجاز،الھئیۃالمصریۃ،1986

[75] ۔ایضاً،2/210؛فاسی،محمدمہدی،شیخ،مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات،محمدعبدالحکیم شرف(مترجم)،نوریہ رضویہ پبلکیشنزلاہور،س۔ن

[76] ۔نبہانی،جواہر البحار،2/362

[77] ۔ایضاً،2/387؛الجمل،سلیمان بن عمر،المنح الآلہیات شرح علی دلائل الخیرات،مکتبۃالشرق الاوسط الرقمیۃ،1848ء

[78] ۔ایضاً،2/440؛میرغنی،عبداللہ بن ابراہیم،النفحات القدسیہ شرح علی صلاۃالمشیشہ،وقفیۃالامین غازی للفکرالقرآنی،الجمہوریۃالعربیۃالسوریۃ،2009ء

[79] ۔انبہانی،جواہر البحار،2/68

[80] ۔ایضاً،4/217؛العرضی،عمربن عبدالوہاب،شیخ،مدارج الوصول الی افضلیۃالصلاۃعلی الرسول(ثلاث رسائل فی الصلاۃعلی النبیؐ،تحقیق:آسیۃ)

[81] ۔ایضاً،3/293

[82] ۔ایضاً،3/349؛الہیتمی،النعمۃالکبری۔بمولدسیدولدآدم،دارالشفقۃ،استنبول،ترکی،1397ھ

[83] ۔ایضاً،3/359

[84] ۔ایضاً،3/491؛برزنجی،جعفر بن حسن بن عبدالکریم،علامہ،مولدالبرزنجی،الناشر،اصدرات الساحۃالخزرجیہ،ابوظبی،1429ھ

[85] ۔ایضاً،3/516؛ الدردیر،البرکات احمد،قطب،مولدالبشیر النذیر،مطبعۃالطیب،القاہرہ

[86] ۔نبہانی،جواہر البحار،1/193

[87] ۔ایضاً؛القاشانی،عبدالرزاق بن احمد،علامہ،کشف الوجوہ الغرلمعانی نظم الدرشرح القاشانی،دارالجلیل،بیروت،س۔ن

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[88] ۔ ایضاً،3/297؛نابلسی، عبد الغنی، شیخ، کشف السر الغامص فی شرح دیوان ابن الفارض، تحقیق ودراستہ؛ خالد الزرعی، دار نینوی، دمشق،1438ھ

[89] ۔ ایضاً،2/71؛ الہیتمی، شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر، امام، المنح المکیہ، دار المنہاج،1426ھ

[90] ۔ ایضاً،3/500

[91] ۔ ابن عبد السلام، عزالدین، امام، بدایۃ السول فی تفضیل الرسول، مکتبۃ القاہرۃ، مصر،1434ھ

[92] ۔ نبہانی، جواہر البحار،1/197

[93] ۔ ایضاً،1/393

[94] ۔ الحلبی، نور الدین علی، علامہ، تعریف اہل السلام والایمان بان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لایخلو منہ مکان ولازمان، مطبعۃ السعادۃ، القاہرہ،1969ء

[95] ۔ نبہانی، جواہر البحار،2/119

[96] ۔ ایضاً،2/450

[97] ۔ ایضاً،3/89

[98] ۔ ایضاً،4/129

[99] ۔ ایضاً،4/163

[100] ۔ ایضاً،4/226

[101] ۔ ایضاً،4/234

[102] ۔ الفتح48:02

[103] ۔ نبہانی، جواہر البحار،1/202؛نووی، ابو بکر محی الدین، امام، تہذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن

[104] ۔ ایضاً،1/237؛ابن الحاج، ابوعبد اللہ محمد بن محمد، علامہ، المدخل مکتبہ، دار التراث القاہرہ، س۔ن

[105] ۔ ایضاً،4/200

[106] ۔ قسطلانی، احمد بن محمد، علامہ، المواہب اللدنیۃ، المکتب الاسلامی، بیروت،2004،1/17

[107] ۔ نبہانی، جواہر البحار،2/4

[108] ۔ نبہانی، جواہر البحار،1/8-63

[109] ۔ قاضی عیاض، الشفاء، سید احمد علی شاہ (مترجم)، ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور،2001، ص:12

[110] ۔ نبہانی، جواہر لبحار،3/491

[111] ۔ جواہر البحار،3/105

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[112] ۔جواہر البحار،1/196

[113] ۔جواہر البحار،4/226

[114] ۔نبہانی،جواہر البحار،4/3

[115] ۔ایضاً

[116] ۔ایضاً،1/69

[117] ۔نبہانی،جواہر البحار،4/185

[118] ۔ایضاً،4/226

[119] ۔ایضاً،3/55

[120] ۔جواہر البحار،1/8

[121] ۔زرکلی، خیبر الدین،الاعلام،دارالعلم للملایین،بیروت،2002،5/99؛عادل نویہض، معجم المفسرین،مؤسسۃ نویھض الثقافیۃ للتالیف والترجمہ والنشر،بیروت،1988ء،1/406

[122] ۔جواہر البحار،3/53

[123] ۔احمد بن ادریس،العقد النفیس فی نظم جواہر اللہ ریس،دار جوامع الکلم،القاہرہ،س۔ن،ص:7

[124] ۔جواہر البحار،3/75

[125] ۔ایضاً،1/63

[126] ۔ایضاً،2/134

[127] ۔ایضاً،2/95

[128] ۔ایضاً،1/6

[129] ۔جواہر البحار،3/155۔153

[130] ۔جواہر البحار،3/300

[131] ۔ایضاً،1/257

[132] ۔ایضاً،2/45،56،58

[133] ۔ایضاً،2/71،95،103

[134] ۔ایضاً،4/194

[135] ۔ایضاً،3/55

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[136] ۔ ایضاً،4/192

[137] ۔ ایضاً،1/299

[138] ۔ ایضاً،4/234

[139] ۔ ایضاً،2/344

[140] ۔ ایضاً،3/293

[141] ۔ ایضاً،3/461

[142] ۔ ایضاً،2/71

[143] ۔ جواہر البحار،3/349

[144] ۔ ایضاً،3/155،3/286

[145] ۔ ایضاً،3/399،459،480

[146] ۔ ایضاً،3/212،265،270

[147] ۔ ایضاً،3/491،500،516

[148] ۔ ایضاً،3/293

[149] ۔ ایضاً،3/349

[150] ۔ مولد ابن حجر/ Retrieved December 09, 2024 from archieve.org/details/maolad-e-nabavi

[151] ۔ نبہانی،جواہر البحار،1/225؛ابن سید الناس،نور العیون،ص:33

[152] ۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان،حافظ، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام،دار الکتاب العربی،بیروت،1410ھ،2/35-38

[153] ۔ الھروی، علی القاری،الامام،المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع،مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب،1389ھ،ص:18

[154] ۔ جواہر البحار،2/69؛الشعرانی، کشف الغمۃ،2/133

[155] ۔ سیوطی،اخصائص الکبری،1/291

*راوی احمد بن ابراہیم الحلبی کے متعلق ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس کی حدیثیں اس کے جھوٹے ہونے کی دلالت کرتی ہیں۔(الجرح والتعدیل:2/40) ،ذہبی اسے کذاب کہتے ہیں (دیوان الضعفاء والمتروکین:5) ،عبدالرحمن بن عبد السلام الصفوری (م 894ھ) نے "نزھۃ المحابس و منتخب النفائس: 2/108 "میں اس حدیث کو مکذوب کہاہے۔اور کہاہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی معتبر کتبِ روایہ میں اس کی اسناد ملتی ہیں۔

[156] ۔ صالحی، محمد بن یوسف،امام، سبل الھدی والرشاد،باب:فی مناغاتہ صلی اللہ علیہ وسلم للقمر فی مھدہ وکلامہ فیہ،القاہرہ،1418ھ،1/423

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[157] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/81-82

[158] ۔ شبلی نعمانی، مولانا، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012ء، 3/469

[159] ۔ نبہانی، جواہر البحار 3/333۔348

[160] ۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، 3/461، 462

[161] ۔ نبہانی، جواہر البحار، 2/97؛ ابن حجر الہیتمی، شرح الھمزیہ، ص:133، احادیث المختارہ (1864)